بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

تعلیم میں نظریاتی لگن کا بنیادی کردار

مقالہ نگار یہ سیدھا سادھا موقف اختیار کرتے ہیں کہ تعلیمی جہاد کے کسی محاذ پر بھی نظریاتی لگن کے بغیر مثبت نتائج کی آس لگائے رکھنا جنت الحمقاء میں بسنے کے مترادف ہے۔ نظریاتی لگن کا واضح شعور اور اس کی بہیم تعمیل تعلیمی دُنیا کے تمام مدارج کے لیے ضروری ہے تعلیمی قیادت کے فکر و عمل پر اس کی واضح چھاپ تو قطعی لازمی ہے۔ پاکستان کی تعلیمی تاریخ کے مختلف ادوار کا تجزیاتی حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر رؤف یہ تلخ حقیقت مزید واضح کرتے ہیں کہ زمانۂ تعلیم میں سطحیت، بے اعتنائی، نا اہلی، یبوست، بدعنوانی، ضیاع اور ناکامی کے غلغلہ کا بنیادی سبب نظریاتی لگن کا مایوس کن فقدان ہے۔ اس افسوسناک صورتِ حال سے نہ صرف تعلیم اپنے اساسی مقصد میں بُری طرح ناکام ہوئی بلکہ ملّی معیشت و معاشرت کے تمام شعبے بھی جمود و بحران کا شکار رہے ہیں۔

نظریاتی لگن سے عاری تعلیم کی تاریکیاں

ماضی کی لغزشوں کے اعادہ سے اجتناب اور بے مقصدیت کے بھنور سے نجات کے لیے

مقالہ نگار نے نظریاتی لگن کے باضابطہ احیاء اور مؤثر فروغ کو مقدم قرار دیا ہے۔ ماضی میں نظریاتی لگن سے معمور تعلیمی کارکنوں سے زیادتی ہوئی یا انہیں نظر انداز کیا جاتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی اچھے بھلوں نے بھی موقع پرستی کو شعار بنا لیا۔ متعدد "دانشور" تو نظریاتی ارتداد کی بھول بھلیوں میں بھی بھٹک گئے۔ چنانچہ دُنیائے تعلیم پر رفتہ رفتہ بعض ایسے تہی مغزوں کا تسلط ہوتا چلا گیا جو یا تو نظریاتی حرارت سے قطعی محروم تھے یا حق کے لیے ڈٹ جانے کی جسارت

سے یکسر عاری۔ اس سے تعلیم و تہذیب میں خصوصاً اور ملی معیشت و معاشرت میں عموماً جو ہنگامے بپا ہوئے اُن کی گوناگوں تباہیاں آج ہم سب کے لیے باعثِ کرب و اضطراب ہیں۔

ملی تعلیمی پالیسی میں نظریاتی لگن کی اوّلیت

ملی تعلیمی پالیسی کے منفرد محاسن پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر رؤف اس امر پہ اظہارِ مسرت کرتے ہیں کہ تعلیمی تاریخ میں پہلی بار نظریاتی لگن کو غیر مبہم انداز میں اوّلیت دی گئی ہے۔ اس لیے اگر ہم اپنے خوابوں کی تکمیل کے واقعی متمنی ہوں تو نظریاتی تطہیر و ترویج اور ملی تعمیرِ نو کے اس سنہری موقع سے حتمی استفادہ ضروری ہے۔

نظریاتی لگن کیلئے فروغ کے عملی اقدام

تعلیمی دُنیا کی بنیادی علتوں اور قباحتوں کے مؤثر علاج و انسداد کے لیے حساس مقالہ نگار نے جو قدرے غیر روایتی نسخہ تجویز کیا ہے اس کے اجزاء کچھ اس رنگ کے ہیں:

۱۔ تعلیم و تدریس میں نظریاتی شعور سے عاری کارکنوں کی فوری تطہیر۔

۲۔ نظریاتی لگن سے معمور تعلیمی کارکنوں کی صلاحیتوں سے مؤثر استفادہ۔

۳۔ دنیائے تعلیم کی تمام سطوح میں نظریاتی لگن کے حقیقی فروغ کے لیے عملی اقدام۔

۴۔ تمام تعلیمی افراد اور اداروں میں نظریاتی صحت و توازن کی دیکھ بھال کا مناسب اہتمام۔

۵۔ نظریاتی لگن کی ترویج کے لیے خیال انگیز تصانیف، دستاویزی فلموں اور بامقصد نشریات کی اشاعت۔

۶۔ نظریاتی لگن کے مختلف پہلوؤں پر ٹھوس تحقیق کے لیے ادارۂ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب میں ایک منظم مرکز کا قیام۔

(ادارہ)

نظریاتی لگن کی ضرورت اور افادیت

کسی تعلیمی منصوبہ کی معقول تشکیل اور مؤثر تعمیل میں نظریاتی لگن اساسی کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم سے متعلق افراد کی تمام سطوح میں نظریاتی حرارت باعثِ رحمت ہے، مگر تعلیمی سیادت کے فکر و عمل پر اس کی واضح چھاپ تو قطعی لازمی ہے۔ نظریاتی لگن پورے شد و مد سے برسرِ عمل ہو تو ملت کا مستقبل درخشاں ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اس لگن میں سقم، تقلیل یا فقدان

نہ صرف تعلیمی دیئے ہی گُل کر دیتی ہے بلکہ ملّی معیشت و معاشرت کے تمام شعبے بھی ویران ہو جاتے ہیں۔

مایوس کن تاریخی پس منظر

یہ امر باعثِ ملال ہے کہ ماضی میں نظریاتی عنصر بُری طرح نظر انداز ہوتا رہا۔ نظریاتی اداروں سے بے رُخی برتی گئی۔ نظریاتی قدروں کو پامال کیا گیا، نظریاتی لگن سے سرشار تعلیمی کارکنوں سے زیادتی ہوتی رہی، اُن کی دل شکنی کی گئی، انہیں نظر انداز کیا جاتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی اچھے بھلوں نے بھی تنگ آ کر موقع پرستی کو شعار بنا لیا۔ متعدد "دانشور" تو نظریاتی ارتداد کی بھول بھلیوں میں بھی بھٹک گئے۔ چنانچہ کنبائے تعلیم پر رفتہ رفتہ بعض ایسے تہی مغزوں کا غلبہ ہوتا چلا گیا جو یا تو نظریاتی حرارت سے قطعی محروم تھے یا حق کے لیے ڈٹ جانے کی جسارت سے یکسر عاری۔ اس سے تعلیم و تہذیب میں خصوصاً اور ملی زندگی میں عموماً جو ہنگامے بپا ہوئے اُن کی گوناگوں تاریکیاں آج ہم سب کے لیے باعث ندامت و اضطراب ہیں۔

نظریاتی گمراہی کے بھیانک عواقب

دراصل تعلیمی قیادت میں نظریاتی قحط ہی کے سبب ہماری تعلیم و تہذیب بے اعتنائی، موقع پرستی، نا اہلی، منافقت، ضیاع اور بدعنوانی کی دلدلوں میں دھنستی چلی گئی۔ سراسر کھوکھلا ہونے کی وجہ سے ہمارا بے جان نظامِ تعلیم طلبہ کے رُوح و قلب کو گرمانے اور تعمیر و تخلیق کے دیئے جلانے میں قطعی ناکام ہوا۔ اس صورتِ حال نے مثبت اور انقلابی درس و تدریس ہی کے راستے مسدود نہ کیے بلکہ ملّی معیشت و معاشرت کی تعمیرِ نَو کے دروازے بھی مقفل کر دیئے۔ بے مقصد نصاب، بدرگن درسی کتب، ناقص طریق تدریس، عدم ضبط و نظم، جذباتی گروہ بندیاں اور تحقیق و تخلیق کا کباڑہ ہماری درسگاہوں کو دیمک کی طرح چاٹتا گیا۔ تعلیمی تنزل سے مجرمانہ اغماض کا ایک عمومی نتیجہ یہ مرتب ہوا کہ ملّی زندگی کے تمام شعبے بحرانوں اور المیوں کی بھینٹ چڑھتے چلے گئے۔

ہمارا مسموم تعلیمی ورثہ

ادوارِ ماضی میں جو افراد تعلیمی نشوونما ارتقاء میں سدّ راہ بنے ان میں کچھ اس قسم کے حضرات سرفہرست بتائے جاتے ہیں:۔

ا۔ مختلف تدریسی اور انتظامی سطوح کے بعض ایسے کارندے جو نظریاتی شعور سے قطعی عاری تھے۔

ب۔ بظاہر بھلے چنگے تعلیمی کارکن جن میں نظریاتی شعور برائے نام موجود تھا۔

ج۔ سیاسی موسم کے حسبِ حال ہر لحظہ نئی کروٹ بدلنے والے عیار موقع پرست۔

د۔ بدلیشی نظریاتی فلسفوں کے کوتاہ بین پرستار۔

حقیقی نظریاتی لگن سے سرشار تعلیمی کارکنوں کے وجود سے انکار نہیں۔ ایسے بچے کھچے عمر بھر ے اب بھی چلتے پھرتے نظر آتے ہیں، مگر مناسب تحریک و تحفظ کے فقدان کی وجہ سے اس قسم کے متعدد افراد گوشۂ گمنامی میں پڑے ہیں۔ بسا اوقات حساس طبقوں کو یہ اندیشہ بھی ستاتا ہے کہ اگر خدانخواستہ تخلیقی کارکنوں کا یہ مخلص طبقہ بھی مزید تغافل کا شکار رہا یا یہ لوگ بھی موقع پرستوں کے بے پناہ ہجوم میں شامل ہو گئے تو مکتب اور زندگی کے بچاؤ کی رہی سہی آس بھی جاتی رہے گی۔ ملی تعلیمی پالیسی نے پہلی بار نظریاتی لگن کو غیر مبہم انداز میں اولیت دی ہے۔ بجا ہے کہ اس موثق تحفظ سے مذکورہ بالا قسم کے خدشوں کے پنپنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ تاہم یہ امر بدیہی ہے کہ اگر ہم اپنے خوابوں کی تعبیر کے واقعی متمنی ہوں تو تعلیمی لگن کی بالادستی کو عملی صورت دیے بغیر چارہ نہیں۔

علاج و انسداد کے لیے چند تجاویز

اس مقالے کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنے تعلیمی نظام میں نظریاتی لگن کو واقعی اولیت دیتے ہیں تو اس کے لیے متعلقہ اقدامات میں مزید تامّل و التواء خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے تعلیمی دنیا کی نظریاتی صورتِ حال میں صحیح استحکام کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز پر فوری غور ضروری ہے:۔

۱۔ تعلیم و تدریس میں نظریاتی شعور سے عاری کارندوں کی فوری تطہیر۔

۲۔ نظریاتی لگن سے معمور تعلیمی کارکنوں کی صلاحیتوں سے مؤثر استفادہ۔

۳۔ دنیائے تعلیم کی تمام سطوح میں نظریاتی لگن کے حقیقی فروغ کے لیے عملی اقدام۔

۴۔ تمام تعلیمی افراد اور اداروں میں نظریاتی صحت و توازن کی دیکھ بھال کا معقول اہتمام۔

۵۔ نظریاتی لگن کی ترویج کے لیے خیال انگیز تصانیف، معلومات افزا دستاویزی فلموں اور بامقصد نشریات کی باضابطہ اشاعت۔

۶۔ نظریاتی لگن کے مختلف پہلوؤں پر ٹھوس تحقیق کے لیے ایک منظم مرکز کا قیام۔

۱۔ نظریاتی شعور سے عاری تعلیمی کارندوں کی تطہیر

ان تمام تعلیمی کارندوں کی تطہیر ضروری ہے جو یا تو

نظریاتی شعور سے قطعی عاری ہیں یا گمراہ کن نظریاتی فلسفوں کے مقلد ہیں۔ ایسے تہی مغزوں کو مالی نقصان سے بچانے کے لیے انہیں تعلیم کی بجائے اس قسم کے محکموں میں متعین کرنے پر غور کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً محکمہ امورِ حیوانات، بناسپتی گھی بورڈ، شعبہ مرغبانی، محکمہ خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ۔

۲- نظریاتی لگن سے سرشار کارکنوں کا معقول استعمال

نظریاتی لگن سے معمور اس بچی کھچی تعلیمی تربیت افراد کی نشاندہی اور اس کا مؤثر استعمال ضروری ہے، جو دستبردِ زمانہ سے محفوظ رہی ہے۔ نظریاتی لگن کے فروغ اور ملی تعلیمی پالیسی کے انقلابی اغراض کی تکمیل کے لیے ان نظر انداز شدہ تعلیمی کارکنوں کی تخلیقی صلاحیتوں سے فوری استفادہ بے حد ضروری ہے۔

۳- نظریاتی لگن کے فروغِ عام کے لیے مؤثر اقدام

نظریاتی شعور کے فروغ کا معاملہ تغافل کا شکار رہا یا جذباتیت میں اُلجھا رہا۔ تعلیمی کارکن جہاں کہیں بھی کام کرتے ہوں انہیں اس اساسی حقیقت سے واضح طور پر روشناس کرانا اشد ضروری ہے کہ اُن کے ذاتی فکر و عمل اور فنی مشاغل میں نظریاتی لگن کا مثبت اور نمایاں اظہار قطعی لازمی ہے۔

۴- نظریاتی صحت کی مناسب دیکھ بھال

تعلیمی دُنیا کے تمام افراد اور اداروں میں نظریاتی صحت و توازن کی چھان پھٹک اور دیکھ بھال کا مناسب اہتمام بھی ضروری ہے۔ اس سے نظریاتی ابہام اور بے یقینی کے مریضوں کے بروقت علاج کے امکان روشن ہو جائیں گے۔

۵- نظریاتی تصانیف، فلموں اور نشریات کی اشاعت

مختلف ذہنی سطوح کے طلبہ اور اساتذہ کے لیے مؤثر قسم کی نظریاتی کتب کی تصنیف و اشاعت ہونی چاہیے۔ اسی طرح نظریاتی فلموں اور نظریاتی نشریوں کی اشاعت کا اہتمام بھی ضروری ہے۔

۶- نظریاتی تحقیق کے لیے منظم مرکز کا قیام

نظریاتی لگن کے مختلف پہلوؤں پر ٹھوس تحقیق کے لیے ایک منظم مرکز کا قیام بھی ضروری ہے۔ مجوزہ تحقیقی مرکز کے لیے موزوں ترین مقام ادارہ تعلیم و تحقیق، جامعہ پنجاب ہے۔

بقاء اور احیاء کا منطقی لازمہ

نظریاتی نشاۃ ثانیہ کی ابھرتی ہوئی تحریک کو مثبت و مؤثر سمتیں دینے کے لیے دنیا میں تعلیم و تہذیب میں اس قسم کے اقدامات ناگزیر ہیں۔ اس حقیقت کو دہرانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ نظریاتی لگن کے بغیر تعلیم اور زندگی میں تعمیر و تخلیق کی آس لگائے رکھنا جنت الحمقاء میں بسنے کے مترادف ہے۔ اس لیے اگر ہم ایک نظریاتی مملکت کی حیثیت سے اپنی بقاء اور احیاء کے واقعی خواہشمند ہوں تو ان تمام تعمیری اطراف کی جانب بلا تامل پیش رفت لازمی ہے جو ملی تعلیمی پالیسی میں نظریاتی لگن کو اولیت دینے کا منطقی نتیجہ ہیں۔

(ڈاکٹر عبدالرؤف)

یہ زندگی تری، تجھے شرم و حیا نہیں

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

مقصودِ زیست سے جو بشر آشنا نہیں — وہ نام کا بشر ہے مگر کام کا نہیں
انسان معاملات میں جو بھی کھرا نہیں — وہ لاکھ پارسا ہو مگر پارسا نہیں
جو اپنی مشکلات بھی خود حل نہ کر سکے — وہ کوئی ہو کسی کا بھی مشکل کشا نہیں
مکر و فریب، بادہ و ساغر، سرود و رقص — یہ زندگی تری، تجھے شرم و حیا نہیں
لایا ہے کون اُن کو عدم سے وجود میں — جو لوگ کہہ رہے ہیں وجودِ خدا نہیں
اللہ کا کرم ہے کہ اللہ کے سوا — یہ سر کسی کے سامنے اب تک جھکا نہیں
مستِ مئے نشاط جو رہتا ہو رات دن — اک راہزن ہے قوم کا وہ راہنما نہیں
گھبرا نہ اے مریض، خدا پر نگاہ رکھ — ایسا کوئی مرض نہیں جس کی دوا نہیں
دُکھ ہو، کہ سُکھ تو مرضیٔ مولا پہ سر جھکا — مومن نہیں جو پیکرِ صبر و رضا نہیں
اُس سے کسی بھی فائدے کی آس رکھ نہ تُو — سینے میں جس کے دل تو ہے خوفِ خدا نہیں
تو سامنے رہے مرے میں سامنے ترے — اِس کے سوا کوئی بھی مرا مُدعا نہیں

وہ جا رہا ہے محفلِ دُنیا سے دوستو
عاجز کو رنگِ محفلِ دُنیا جچا نہیں